Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۶ شوال ۱۳۹۳ھ ۲ نبوت ۱۳۵۲ ہش ۲ نومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۴۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ـ یکم نبوت ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:ـ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی ـ درازی عمر اور دینی مہمات میں غیر معمولی کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

امسال ماہ رمضان المبارک میں مسجد مبارک ربوہ میں (زیر اہتمام نظارت اصلاح و ارشاد) خصوصی درس القرآن کا جو مبارک دور ہوا اس میں مندرجہ ذیل علمائے کرام نے حصہ لیا:ـ

(۱) محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ـ (۲) محترم مولوی غلام باری صاحب سیف ـ
(۳) محترم شیخ نور احمد صاحب منیر ـ
(۴) محترم ملک مبارک احمد صاحب ـ
(۵) محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
(۶) محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
(۷) محترم سید میر مسعود احمد صاحب ـ
(۸) محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ـ
(۹) محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
(۱۰) محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر ـ
(۱۱) محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ـ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے ـ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ کا اکتیسواں (۳۱) سالانہ اجتماع ۲، ۳، ۴ نبوت ۱۳۵۲ ہش ۲، ۳، ۴ نومبر ۱۹۷۳ء

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ! آپ کے اس نہایت بابرکت اجتماع کو یہ خصوصیات حاصل ہیں:ـ

۱ـ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے جاں بخش ارشادات ـ

۲ـ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے ذکر حبیبؑ ـ

۳ـ علماء سلسلہ کی علمی تقاریر ـ ۴ـ خادمانہ زندگی بسر کرنے کی عملی تربیت

۵ـ علمی و ورزشی مقابلے ـ ۶ـ مجلس شوریٰ ـ

اجتماع کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:ـ

(۱) "ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے"

(۲) "یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے"

(۳) "مجالس اور خدام کی تعداد کے لحاظ سے پچھلے سال سے کہیں زیادہ نمائندگی اس اجتماع میں ہونی چاہیئے"

(۴) "جو نمائندے ان جماعتوں میں شامل ہوں گے وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے"

پس اے خدام احمدیت! اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آئیے اور یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے الہام کے مصداق بنتے ہوئے کثرت کے ساتھ آئیے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کا افتتاح مورخہ ۲ نبوت ۱۳۵۲ ہش (۲ نومبر ۱۹۷۳ء) بروز جمعہ پونے تین بجے فرمائیں گے ـ انشاء اللہ العزیز ـ

مقام اجتماع تعلیم الاسلام کالج کے جنوبی جانب کا میدان ہے ـ

زائرین کرام پونے تین بجے تک پنڈال میں تشریف لے آئیں۔

خدام پروگرام کے مطابق مقام اجتماع میں ۷½ بجے صبح پہنچ جائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سویڈن اور ناروے میں عید الفطر کی تقریب سعید

مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب انچارج احمدیہ مشن سویڈن نے بذریعہ کیبل گرام گوٹن برگ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ اطلاع ارسال کی ہے کہ سویڈن اور ناروے میں ۲۸ اکتوبر کو اہتمام کے ساتھ عید الفطر کی اسلامی تقریب منائی گئی۔ نماز عید میں [illegible] یوگوسلاویہ سویڈن ـ ناروے اور پاکستان کے کم و بیش [illegible] مسلمان شامل ہوئے ـ انہوں نے عالم اسلام کی کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔ بعد از اں [illegible] دوپہر کے کھانے اور پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کیا گیا۔

پبلشر:ـ مسعود احمد ـ پرنٹر:ـ سید عبد الحی ـ مطبع:ـ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ـ مقام اشاعت:ـ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ر نبوت ۱۳۵۲ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی وعدوں کے تعلق میں مومنوں کا اہم اور بنیادی فرض

اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ماموروں کے ذریعہ ان پر ایمان لانیوالوں کیساتھ کامیابی اور ترقی کے جو وعدے کرتا ہے وہ پورے تو ضرور ہوتے ہیں لیکن اُس وقت جب ایمان لانے والے دعا اور تدبیر کو کمال تک پہنچا دیتے ہیں۔ وعدہ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ مومن تو ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں نہ دعا کریں اور نہ کوئی عملی تدبیر بروئے کار لائیں اور خدا اُن کی بے عملی اور لاپرواہی کے باوجود اپنے وعدے کو پورا کردے۔ وعدے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی کامیابی سے قبل از وقت مطلع ہو کر پہلے سے زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ مصروفِ عمل ہو جائیں اور زیادہ عاجزی اور تضرع کے ساتھ اپنی کامیابی کے لئے خدا کے حضور دعائیں کریں لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر خدا تعالیٰ اُس وعدے کے پورا ہونے کو اُسوقت تک کے لئے ملتوی کر دیتا ہے جب تک کہ مومن اپنی کاہلی اور بے عملی کو ترک کر کے تدبیر اور دعا کو کمال تک پہنچانے پر آمادہ نہ ہو جائیں۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ کسی طالبعلم سے اسکی فطری صلاحیت کے پیشِ نظر یہ کہا جائے کہ اس کی کامیابی یقینی ہے اور وہ یہ سوچ کر کہ میں نے پاس تو ہو ہی جانا ہے محنت کرنا چھوڑ دے تو ظاہر ہے کہ وہ امتحان میں کامیاب نہیں ہوگا۔ پاس وہ اسی صورت میں ہوگا کہ کماحقہ محنت کرے اور پوری تیاری کے ساتھ امتحان میں شریک ہو۔ بسا اوقات بعض طالب علم اپنی صلاحیتوں کا غلط اندازہ لگانے کے نتیجہ میں اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس سے اُن کی ہمتیں پست ہو جاتی ہیں اور وہ محنت کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور فیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ کورس بہت زیادہ اور مشکل ہونے کے باوجود وہ ضرور پاس ہو جائیں گے تو اس سے ان کی ہمت بندھ جاتی ہے اور وہ محنت کرتے ہیں دن رات ایک کر دیتے ہیں اور پاس ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ کامیابی جو انہیں ناممکن نظر آرہی ہوتی ہے اُن کے لئے ممکن الحصول بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے قرآن مجید میں مومنوں کی ایک دعا اور اس کی قبولیت کی ایک لازمی شرط کا ذکر کیا ہے۔ اس دعا سے یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ خدائی وعدے حسب استعداد دعا اور تدبیر دونوں کو کمال تک پہنچانے کے بعد ہی پورے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (آل عمران آیت ۱۹۵)

یعنی اے ہمارے رب ہمیں وہ کچھ دے جس کا تو نے اپنے رسولوں کی زبان پر ہم سے وعدہ کیا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کیجیو۔ تو اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

یہ دعا ظاہر کر رہی ہے کہ کامیابی کے خدائی وعدے کے باوجود حقیقی مومن موعودہ کامیابی کے حصول کے لئے دعائیں کرنے سے کبھی غفلت نہیں کرتے۔ وہ خدائی وعدہ کے پورا ہونے کے لئے پوری مستعدی اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ اگر خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے لئے دعاؤں کی ضرورت نہ ہوتی تو نہ مومن مذکورہ بالا دعا مانگتے اور نہ خدا تعالیٰ کے کلام میں ایسی کسی دعا کا ذکر ہوتا۔ یہ دعا اور قرآن مجید میں اس کا ذکر اس امر پر دال ہے کہ خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے لئے دعائیں مانگنا ازبس ضروری ہے۔

مومنوں کی اس دعا کے جواب میں جو کچھ خدا تعالیٰ نے فرمایا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محض دعائیں کرنا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ پوری پوری تدبیر بروئے کار لانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ (آل عمران آیت ۱۹۶)

چنانچہ اُن کے رب نے یہ کہتے ہوئے ان کی دعا سن لی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرونگا۔ تم ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے ہو۔ پس جنہوں نے ہجرت کی اور انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور میری راہ میں تکلیف دی گئی اور انہوں نے جنگ کی اور مارے گئے میں ان کی بدیوں کے اثر کو اُنکے جسم سے یقیناً مٹا دوں گا اور میں یقیناً انہیں ایسے باغوں میں داخل کرونگا جنکے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ یہ انعام اللہ کی طرف سے بدلہ کے طور پر ملے گا اور اللہ تو وہ ہے جس کے پاس بہترین جزاء ہے۔

اس جواب میں خاص طور پر قابلِ غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے ہونے کے متعلق مومنوں کی دعا کے جواب میں صرف یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے اس لئے کامیابیوں اور کامرانیوں کے جو وعدے اپنے رسولوں کی وساطت سے میں نے تم سے کئے ہیں وہ از خود پورے ہو جائیں گے اندریں کہ اب تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ فرمایا یہ ہے کہ میں نے تمہاری دعا تو قبول کر لی ہے لیکن تم میں سے ہر ایک کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت مناسب حال اعمال بجالانے ہونگے اور ہر ممکن جد وجہد بروئے کار لاکر دعا کی طرح تدبیر کو بھی کمال تک پہنچانا ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ اس راہ میں جو مشکلات و مصائب پیش آئیں یا تمہیں تکلیفیں دی جائیں تو وہ سب تمہیں برداشت کرنا ہونگی۔ جب تم دعا اور تدبیر کو کمال تک پہنچا دوگے اور مشکلات و مصائب کو بطیب خاطر برداشت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھوگے تو پھر خدا تعالیٰ تمہارے حق میں اپنے وعدے پورے کر دکھائے گا۔ اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی خدائی وعدوں کے پورا ہونے کو روک نہ سکے گی۔ پس خدائی وعدے پورے ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے لیکن مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے ان کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ وعدوں کے پورا ہونے کی خاطر تدبیر اور دعا کو کمال تک پہنچائیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جو مشکلات و مصائب بھی آئیں یا جن تکالیف اور مصائب کا انہیں تختۂ مشق بنایا جائے انہیں وہ بطیب خاطر برداشت کرتے چلے جائیں۔

اب یہ خدائی وعدہ کہ آخری زمانہ میں یہود فلسطین پر ایک دفعہ قابض ہونے کے بعد وہاں سے نکالے جائیں گے اور مسلمانوں کو یہ سرزمین پھر واپس ملے گی اور ہمیشہ ان کے قبضہ و تصرف میں رہے گی پورا ہوگا اور ضرور ہوگا لیکن اسکے لئے عربوں کو بالخصوص اور دیگر مسلمانوں کو بالعموم تدبیروں اور دعاؤں کو کمال تک پہنچانا ہوگا اور درمیانی عرصہ میں جو مشکلات و مصائب اور تکالیف آئیں انہیں برداشت کرتے ہوئے ہمت و جرأت اور عزم و استقلال سے حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ بہرحال یہ خدائی فیصلہ ہے کہ آخری کامیابی انہیں کے لئے مقدر ہے۔

اجتماعات پر تشریف لانیوالے عہدیداران جماعت کی توجہ کیلئے

مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات پر ربوہ تشریف لانے والے عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے چندہ وقفِ جدید بالخصوص ناظمین اطفال چندہ "دفتر اطفال وقفِ جدید" کے وعدہ جات اور وصولی کا جائزہ لیتے آویں۔ اور اگر کوئی رقم قابلِ ادخال خزانہ اس مد میں موجود ہو تو برائے مہربانی اسکے فوری طور پر مرکز میں پہنچانے کا بندوبست فرمایا جائے۔ کیونکہ وقفِ جدید کو اسوقت شدید مالی ضرورت درپیش ہے۔ نیز دفتر وقفِ جدید میں تشریف لاکر اپنا اور اپنی جماعت کا حساب بھی ملاحظہ فرمالیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرب اسرائیل جنگ سے متعلق بعض پیشگوئیاں

مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال مقیم ربوہ:

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ وہ اپنی غیب کی خبریں اور پیشگوئیاں اپنے انبیاء اور اولیاء پر ایسے وقت میں ظاہر فرماتا ہے۔ جبکہ دنیاوی آنکھ رکھنے والا کوئی انسان ان کے پورا ہونے کے متعلق خیال بھی نہیں کر سکتا مگر وہ قادر خدا ان کو پورا کر کے اپنی ہستی کا کامل ثبوت دیتا ہے۔ عرب اسرائیلی کی حالیہ جنگ نے تمام دنیا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور یہ جنگ بین الاقوامی رائے کے مطابق ۱۹۶۷ء کی جنگ سے بہت مختلف ظاہر ہو کر جنگ بندی کے باوجود تشویشناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

اس جنگ سے متعلق آج سے سینکڑوں ہزاروں سال قبل عالم الغیب ہستی نے اپنے پاک وجودوں پر عظیم خبریں اور پیشگوئیاں ظاہر فرمائی ہیں۔ جن میں سے بعض حصے حالات حاضرہ کی روشنی میں کمال شان سے پورے ہو رہے ہیں جو زندہ خدا کی ہستی پر عظیم نشان ہیں۔ یہ پیشگوئیاں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں ان پیشگوئیوں کے مطابق آج سے سینکڑوں ہزاروں سال قبل کون یہ خیال کر سکتا تھا۔ کہ ایک وقت ساری دنیا کے ممالک اور اقوام دو عظیم متحارب گروپوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جن میں سے آج ایک گروپ یاجوج یعنی روس اور اس کے ساتھی ممالک (رشین بلاک) کا ہے اور دوسرا گروپ ماجوج یعنی انگلستان امریکہ اور اس کے ساتھی ممالک (اینگلو امریکن بلاک) کا ہے۔ پھر آج سے سینکڑوں ہزاروں سال قبل یہ کون اندازہ کر سکتا تھا کہ ان دو متحارب طاقتوں کی خوفناک مڈبھیڑ اور ٹکر مشرق اوسط میں ہوگی اور تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا جس میں سابقہ ملکی تقسیم کے مطابق اسرائیل کا علاقہ بھی شامل ہے۔ پھر آج سے سینکڑوں ہزاروں سال قبل یہ کون خیال کر سکتا تھا کہ روس۔ ماسکو اور توبالسک شمال کے دور اطراف سے مشرق اوسط میں آکر مسلمانوں کی تائید میں اسرائیل کے خلاف (جو اینگلو امریکن بلاک کا نمائندہ ہے) نبرد آزما ہوگا۔ اور پھر اس جنگ میں قبل از وقت کون وثوق سے کہہ سکتا تھا کہ اسرائیل کے خلاف لڑنے میں مصر پیش پیش ہوگا۔ اور اس جنگ کے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا (یعنی پیشگوئی کے مطابق جو پانچواں بیٹا نافلہ ہے) موعود ہوگا۔ پیشگوئیوں کے مطابق ان تمام حالات اور واقعات کا ظاہر ہونا یقیناً قادر خدا کی قدرت اور عالم الغیب اور زندہ خدا کے زندہ نشانات ہیں جن پر مومن انسان جتنا غور کرتا ہے اسی قدر اس کا ایمان بڑھتا ہے۔ ان پیشگوئیوں میں بعض نہایت اہم اور ایمان افروز حصے مسلمانوں کی بالآخر فتح اور غلبہ اسلام سے متعلق خبریں بھی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر ازدیاد ایمان کا باعث ہوں گی۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ!

اس ضروری تمہید کے بعد عرب اسرائیل جنگ سے متعلق بائیبل، قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ بعض پیشگوئیاں پیش کی جاتی ہیں:

بائیبل میں آج سے اڑھائی ہزار سال قبل حضرت حزقیل علیہ السلام کی پیشگوئی:

"اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد جوج کی طرف جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبل کا فرمانروا ہے متوجہ ہو اس کے خلاف نبوت کر۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے جوج۔ روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں۔ میں تجھے پھرا دوں گا۔ اور تیرے جبڑوں میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب مسلح لشکر ہیں جو پھریاں اور سپریں لئے ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں میں کھینچ نکالوں گا ...... تو تیار ہو اور اپنے لئے تیاری کر تو اور تیری تمام جماعت جو تیرے پاس فراہم ہوئی ہے تو ان کا پیشوا ہو۔ اور بہت دنوں کے بعد تو یاد کیا جائیگا۔ اور آخری برسوں میں اس زمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی گئی ہے اور جس کے لوگ بہت سی قوموں کے درمیان سے فراہم کئے گئے ہیں۔ اسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدیم سے ویران تھے چڑھ آئے گا ...... تو چڑھائی کرے گا۔ اور آندھی کی طرح آئے گا تو بادل کی مانند زمین کو چھپائے گا۔ تو اور تیرا تمام لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ"

"خداوند یوں فرماتا ہے کہ اس وقت یوں ہوگا کہ بہت سے مضمون دل میں آئیں گے تو ایک برا منصوبہ باندھے گا۔ اور تو کہے گا کہ میں دیہات کی سرزمین پر حملہ کروں گا۔ میں ان پر حملہ کروں گا۔ جو راحت اور آرام سے رہتے ہیں جن کی نہ فصیلیں ہیں نہ اڑبنگے اور نہ پھاٹک ہیں۔ تاکہ تو لوٹے اور مال کو چھین لے اور ان ویرانوں پر جو اب آباد ہیں اور ان لوگوں پر جو تمام قوموں میں سے فراہم ہوئے ہیں۔ جو مویشی اور مال کے مالک ہیں اور زمین کی ناف پر بستے ہیں۔ اپنا ہاتھ چلائے ...... ترسیس کے سوداگر اور ان کے تمام جوان شیر ببر تجھ سے پوچھیں گے کیا تو غارت کرنے آیا ہے کیا تو نے اپنا غول اس لئے جمع کیا ہے کہ مال چھین لے اور چاندی سونا لوٹے اور مویشی اور مال لے جائے اور بڑی غنیمت حاصل کرے اس لئے اے آدم زاد نبوت کر۔ اور جوج سے کہہ۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ جب میری امت امن سے بسے گی ...... اور تو اپنی جگہ سے شمال کی دور اطراف سے آئے گا تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر۔ تو میری امت اسرائیل کے مقابل میں نکلے گا اور زمین کو بادل کی طرح چھپائے گا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا تاکہ قومیں مجھے جانیں ...... اور یوں ہوگا کہ ان ایام میں جب جوج اسرائیل کی مملکت پر چڑھائی کرے گا۔ تو میرا قہر میرے چہرے سے نمایاں ہوگا ...... یقیناً اس روز اسرائیل کی سرزمین میں سخت زلزلہ آئے گا۔ یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور میدان کے چرندے اور سب کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے پھرتے ہیں اور تمام انسان جو زمین پر ہیں۔ میرے حضور تھرتھرائیں گے اور پہاڑ گر پڑیں گے اور کراڑے بیٹھ جائیں گے اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑے گی اور میں اپنے سب پہاڑوں سے اس پر تلوار طلب کروں گا۔ خداوند فرماتا ہے کہ ہر ایک انسان کی تلوار اس کے بھائی پر چلے گی اور میں وبا بھیج کر اور خونریزی کر کے اسے سزا دوں گا۔ اور اس پر اور اس کے لشکروں پر اور ان بہت سے لوگوں پر جو اس کے ساتھ ہیں۔ شدت کا مینہ اور بڑے بڑے اولے اور آگ اور گندھک برساؤں گا۔ اور اپنی بزرگی اور اپنی تقدیس کراؤں گا۔ اور بہت سی قوموں کی نظروں میں مشہور ہوں گا۔ اور وہ جانیں گے کہ خداوند میں ہوں ...... یہ وہی دن ہے جس کی بابت میں نے فرمایا تھا۔ تب اسرائیل کے شہروں کے بسنے والے نکلیں گے اور آگ لگا کر ہتھیاروں کو جلائیں گے ...... اور وہ سات برس ان کو جلاتے رہیں گے اور اسی دن یوں ہوگا کہ میں اسرائیل میں جوج کو ایک گورستان دوں گا۔ یعنی راہ گذروں کی وادی جو سمندر کے مشرق میں ہے اس سے راہ گذروں کی راہ بند ہوگی۔ اور وہاں جوج کو اور اس کی تمام جمعیت کو دفن کریں گے۔ اور جمعیت جوج کی وادی اس کا نام رکھیں گے۔ اور سات مہینوں تک بنی اسرائیل اس کو دفن کرتے رہیں گے تاکہ ملک کو صاف کریں اور اے آدم زاد خداوند خدا فرماتا ہے۔ ہر قسم کے پرندے اور میدان کے ہر ایک جانور سے کہہ جمع ہو کر آؤ میرے اس ذبیحہ پر جسے میں تمہارے لئے ذبح کرتا ہوں۔ اسرائیل کے پہاڑوں پر ایک بڑے ذبیحہ پر ہر طرف سے جمع ہو تاکہ تم گوشت کھاؤ اور خون پیو۔"

(حزقیل باب ۳۸۔ ۳۹)

اس تفصیلی پیشگوئی میں جوج یعنی روس کو ماسکو، توبل مشرقی یورپ کے ممالک (رشین بلاک) کا پیشوا بتایا گیا ہے کہ وہ عظیم لشکر اور مہلک سامانوں سے لیس ہو کر شمال سے اسرائیل پر حملہ کرے گا۔ اس پیشگوئی میں اسرائیلی یہودیوں کا مختلف ممالک سے جمع کئے جانے کی خبر بھی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسرائیل کے خلاف خوفناک جنگ میں آسمان سے آگ اور گندھک یعنی آتشی بم گرائے جائیں گے۔ جس سے اس قدر انسان ہلاک ہوں گے کہ ایک لمبے عرصہ تک پرندے اور جانور ان کا گوشت کھاتے رہیں گے اور خون پئیں گے اور اس علاقے میں جنگ کی تباہیوں کو دور کرنے اور صاف کرنے میں ایک عرصہ درکار ہوگا۔ آج سے دو ہزار سال قبل کی یہ پیشگوئی جس رنگ میں پوری ہو رہی ہے وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک عظیم ثبوت ہے۔

قرآن کریم کی پیشگوئیاں:

پہلی پیشگوئی

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا

(کہف۔ آیت ۱۰۱)

"یعنی جب عالمگیر عذاب کے متعلق میرے رب کے وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو اس وقت ہم انہیں یعنی یاجوج اور ماجوج کو ایک دوسرے کے خلاف جوش سے حملہ آور ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور بگل بجایا جائیگا تب ہم ان سب کو اکٹھا کر دیں گے اور ہم اس دن جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لے آئیں گے"

(تفسیر صغیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان آیات کی تفسیر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ کے آخیر میں فرماتے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"اور وہ آفات جن کا مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ظاہر ہونا مقدر ہے ان میں سے سب سے بڑی مصیبت یاجوج ماجوج اور دجال کا خروج ہے اور وہ مسلمانوں کیلئے۔ ہدایت و وعدہ سے دوری اور نافرمانی کے وقت فتنہ ہوں گے...... اور جان لے کہ یاجوج ماجوج دو ایسی قومیں ہیں جو لڑائیوں میں اور اپنی مصنوعات میں آگ کا استعمال کریں گی اور آگ کے استعمال کی وجہ سے ان دونوں کو یاجوج وماجوج کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ اجیج آگ کی صفت ہے اور اسی طرح ان کی جنگ نار کا مادہ کے ساتھ ہوگی۔ وہ لڑائی اور جنگ کے ذریعہ دنیا کی باقی سب قوموں پر غالب آجائیں گی اور وہ ہر اونچی جگہ سے پھلانگتی ہوئی نکلیں گی انہیں کوئی پہاڑ یا سمندر نہیں روک سکے گا اور بادشاہ ان کے سامنے خوف کے مارے اطاعت پر مجبور ہوں گے اور کسی کو ان کے مقابلہ کی تاب نہ ہوگی۔ اور وہ موعود وقت تک ان سب کو اپنے پاؤں تلے روند دیں گے۔ جو بھی ان دونوں پتھروں کے درمیان آجائے گا۔ خواہ اس کی کسی قدر بڑی سلطنت ہو وہ آٹے کی طرح پس جائیگا اور ان دونوں قوموں کی وجہ سے زمین میں ایک زلزلہ بپا ہوگا۔ اور ان دونوں طاقتوں کی وجہ سے زمین پر سخت زلزلہ آئے گا اور پہاڑ حرکت کرنے لگیں گے اور ضلالت پھیل جائے گی اس وقت کوئی دعا قبول نہ کی جائے گی اور کوئی فریاد عرش الٰہی تک نہیں پہنچے گی۔ اور مسلمانوں کو ایسی مصیبت پہنچے گی جو ان کے اموال۔ اقبال اور عزتوں کو کھا جائے گی...... ایسے دگرگوں حالات اور وقت میں مسیح موعود علیہ السلام اپنے رب جلیل کے حضور گریہ کناں ہوں گے۔ اور رات بھر درد بھری آواز کے ساتھ خدا سے دعا کریں گے۔ اور جیسے بوجھ سے ... پگھل جاتا ہے۔ اسی طرح پگھلتے ہوئے دل کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں پر نازل ہونے والی مصیبت پر خدا کے حضور آنسو بہا بہا کر نہایت تضرع اور ابتہال سے دعا کریں گے تب اس کی دعا سنی جائے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور اس کا ایک مقام ہے۔ تب نصرت و پناہ دینے والے فرشتے نازل ہوں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا۔ اور لوگوں کو تکلیفوں سے نجات دے گا۔ تب مسیح موعود علیہ السلام کو زمین پر بھی پہچانا جائے گا۔ جس طرح وہ آسمان میں پہچانا جاتا ہے اور تب مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت عوام اور امراء میں پھیلے گی۔ یہاں تک کہ بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے یہ تمام اللہ تعالیٰ کی جناب سے ہوگا اور دوسروں کی نگاہوں میں عجیب ہے۔"

قرآن کریم کی دوسری پیشگوئی:

"وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا"

(کہف۔ آیت ۴۸)

"اس دن ہم پہاڑوں کو اپنی جگہ سے چلا دیں گے (یعنی پہاڑ صفت بادشاہوں کی بادشاہت بھی ختم ہو جائے گی یا پہاڑ پر بھی خطرناک بموں کے استعمال سے لرزہ طاری ہوگا) اور تو اس دن سب اہل زمین کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں جنگ کے لئے اکٹھا ہوا دیکھے گا۔ اور ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے یعنی اس وقت سب قومیں آپس میں معاہدے کر کے ایک بڑی عالمگیر جنگ کے لئے تیار ہو جائیں گی۔"

(تفسیر صغیر)

قرآن کریم کی تیسری پیشگوئی:

"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ...... قَالَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ"

(انبیاء۔ آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸ و ۱۱۳)

"اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحت کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارض مقدس کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ اس مضمون میں ایک پیغام ہے اس قوم کے لئے جو عبادت گزار ہے اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے رب! تو حق کے مطابق فیصلہ کر اور ہمارا رب تو رحمان ہے اور جو کچھ تم باتیں کرتے ہو ان کے خلاف اسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔"

ان آیات کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کو اس سے سبق لینا چاہئے اگر فلسطین چاہتے ہیں تو نیک بنیں (۲) بیشک آخری ایام میں ایک دفعہ یہودی فلسطین پر قابض ہو جائیں گے۔ مگر مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کا نبی رحمت ہو کر آیا ہے اس کے ساتھ تعلق انکو گھاٹے میں نہیں ڈالے گا۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مسلمانوں کے لئے پہلے دعا کروادی ہے کہ خدا تعالیٰ فلسطین ان کو دے دے اور ان کی صداقت ثابت کر دے ہمیں یقین کامل ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کبھی رد نہیں ہوگی اور دنیا اس کا قبول ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔ نہ روس اسرائیل کو فائدہ دے گا اور نہ امریکہ۔"

(تفسیر صغیر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے کہ فلسطین میں مسلمانوں کی یہودیوں سے آخری زمانہ میں جنگ ہوگی۔ جس وقت آپ نے یہ خبر دی اس وقت فلسطین میں یہودیوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ مگر آخری زمانہ میں قرآنی پیشگوئی "جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا" (بنی اسرائیل آیت ۱۰۵) اور حدیث کی پیشگوئی کے مطابق بہت سی قوموں کے درمیان سے فراہم کئے جانے والے "یہودی ایک دفعہ فلسطین پر قابض ہوں گے۔ آخر انہیں وہاں سے نکلنا پڑیگا"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی جس حدیث میں بیان ہوئی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے پہلے مسلمانوں کی یہودیوں سے ایک شدید جنگ ہوگی اس جنگ میں یوں ہوگا کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپ جائے گا۔ تو وہ پتھر یا درخت کہے گا۔ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے قتل کرو۔ لیکن غرقد نامی درخت ایسا نہ کہے گا۔ کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔"

اس پیشگوئی میں موجودہ حالات کے لحاظ سے غرقد نامی درخت امریکہ کی حکومت معلوم ہوتی ہے جو یہود کی پشت پناہ بن رہی ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں:

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ...... دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا اور وہ اول الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے۔ اور ایسا کشت و خون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آئے گی اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب! (یعنی پیر سراج الحق صاحب نعمانی) اس وقت میرا لڑکا موجود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا۔" (تذکرہ صفحہ ۷۹۹)

اس مؤخر الذکر پیشگوئی میں بعض نہایت اہم خبروں کا ذکر ہے جو اپنے وقت پر ظاہر ہو کر پیشگوئی کی عظمت و صداقت کو ظاہر کریں گی پیشگوئیوں کے بارے میں یہ اصل ہمیشہ مدنظر ہوا کرتا ہے کہ پیشگوئی کی حقیقت ظہور میں آکر خود اپنی حقیقت ظاہر کرتی ہے البتہ اس پیشگوئی کے سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس میں عالمگیر تباہی کے واقعات کا مرکز ملک شام کو بیان کیا گیا ہے جس میں سابقہ تقسیم کے مطابق خود اسرائیل کا علاقہ بھی شامل ہے۔ گزشتہ مہینوں میں جب ویت نام کی جنگ شدت اختیار کر کے عالمگیر جنگ کی صورت اختیار کرنے لگی تو اسی وقت موجودہ زمانے کے مشہور تاریخدان علامہ پروفیسر ٹوئن بی کا ایک مضمون "پاکستان ٹائمز" میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پیشگوئیوں کے مطابق عالمگیر جنگ ویت نام کی بجائے مشرق اوسط میں لڑی جائے گی۔ اگرچہ پروفیسر ٹوئن بی کا یہ کہنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا عظیم واقعات پر مشتمل اہم پیشگوئی کے کہیں بعد کا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشگوئیاں:

مصر کے ہاتھوں یورپین فوقیت و تہذیب کے خاتمہ کی پیشگوئی:۔

"میرے نزدیک مصر مسلمانوں کا بچہ ہے جسے یورپ نے اپنے گھر میں پالا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے بلا واسطہ مصر کے اخلاق کو خراب کرے۔ مگر میرا دل کہتا ہے اور جب سے میں نے قرآن کریم کو سمجھا ہے۔ میں برابر اس کی بعض سورتوں سے استدلال کرتا ہوں اور اپنے شاگردوں کو کہتا چلا آیا ہوں کہ یورپین فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے اور اب میں اسی بناء پر کہتا ہوں کہ یورپ نے اس امر میں ایسا ہی دھوکا کھایا ہے جیسا کہ فرعون نے۔ مصر جب خدا تعالیٰ کی تربیت میں آجائیگا تو وہ اسی طرح یورپین تہذیب کے مخرب اخلاق حصوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگا جس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت موسیٰؑ فرعون کی تباہی ہیں۔ بے شک یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر جو زندہ رہیں گے وہ دیکھ لیں گے۔"

(المبشرات صفحہ ۳۱)

۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو جب بڑی طاقتوں کے باہمی اشتراک سے فلسطین میں مملکت اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسرائیلی فتنہ سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"یہ دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اسی نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں۔ اس کا دماغ خود کمزور ہے۔"

(الکفر ملۃ واحدۃ)

(مطبوعہ الفضل ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء)

اسرائیلی فتنہ کے پیش نظر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا اس قدر فکر تھا کہ آپ ہمیشہ مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک دوست نے اس اہتمام سے تلاوت کرنے کی وجہ دریافت کی تو حضور نے فرمایا کہ کسی وقت دشمنان اسلام مکہ و مدینہ پر حملہ کریں گے جس سے بچنے اور حفاظت کے لئے میں باقاعدگی سے ان دونوں سورتوں کی تلاوت کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ اصحاب الفیل کی طرح دشمنان اسلام کو تباہ کرے۔ (آمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا عظیم انذار و انتباہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عالمگیر عذاب سے قبل اتمام حجت کے لئے رسول بھیجنے کی اپنی سنت کا اظہار فرمایا ہے اس کے مطابق اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے پوری شد و مد سے "حقیقۃ الوحی" اور دیگر کتب میں اہل دنیا کو نازل ہونے والی آفتوں پر پوری طرح ہوشیار کیا اور بتایا کہ الٰہی پیشگوئی ہے۔

"میں چمک دکھلاؤنگا اپنے نشان کی پنج بار" کے مطابق دنیا کو پانچ خوفناک جھٹکے لگیں گے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس الٰہی پیشگوئی کے مطابق فرمایا ہے کہ زلازل۔ عالمگیر جنگ اول ۱۹۱۴ء اور عالمگیر جنگ ثانی ۱۹۳۹ء کی صورت میں تین جھٹکے دنیا کو لگ چکے ہیں۔ ابھی دو عالمگیر تباہیاں باقی ہیں۔ ان میں سے اب ایک عالمگیر جنگ کے حالات حالیہ عرب اسرائیل کی جنگ کی وجہ سے پیدا ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ جن کی تباہیوں سے بچنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظل کامل موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے اپنے دورۂ یورپ ۱۹۶۷ء میں ہمیں آگاہ فرمایا:۔

"میرے دل میں بھی آپ سب کے لئے خیر خواہی ہے اور میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم اور دوسری تمام قوموں کو اس ایٹمی تباہی سے (جو سر پر منڈلا رہی ہے) محفوظ رکھے جس کا ایک ہی طریق ہے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کریں کیونکہ اس وقت خدا غضب میں ہے اور اگر آپ اس کو راضی نہیں کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے"

پھر ۱۱ اگست ۱۹۶۷ء کو لندن میں خطاب کے دوران فرمایا:۔

"دنیا میں تباہی کی آگ بھڑک رہی ہے۔ آؤ اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھنڈے کے سایہ تلے پناہ لے کر اس آگ سے محفوظ ہو جاؤ۔"

اعلان نکاح

عزیزم اشفاق احمد صاحب ابن مکرم عطا حسین شاہد صاحب لکی پور کا نکاح عزیزہ خدیجہ بانو صاحبہ دختر سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری کراچی کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مولوی سلطان محمود صاحب انور شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۵/۱۰/۷۳ قبل از نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ ہمارے کرم احباب اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے۔ (آمین)

مختار احمد ہاشمی
دار الصدر شرقی ربوہ

ترجمہ تفسیر صغیر کے کمالات

جناب ثاقب زیروی مدیر "لاہور" کا گرانقدر تبصرہ:۔

تالیف: مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ ۳۰×۲۰/۱۶ سائز کے ۶۸ صفحات پر مشتمل آرٹ پیپر کے جاذب نگاہ سہ رنگے سرورق سے مزین زیر نظر کتابچہ میں (قرآن کریم کے اب تک اردو زبان میں کئے جانے والے تراجم کے تقابلی مطالعہ کے بعد) یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تفسیر صغیر کا ترجمہ جو صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ نے فرمایا اپنے معنوی، لغوی اور ادبی کمالات کے اعتبار سے بے مثال ہے۔"

طباعت و کتابت عمدہ اور دیدہ زیب۔ قیمت صرف ۷۰ پیسے (علاوہ محصولڈاک)

ملنے کا پتہ:۔

قریشی جنرل سٹورز، فضل برادرز گول بازار ربوہ۔ الصف کمپنی غلہ منڈی لائل پور

قیادت خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور

احمدی والدین کیلئے ضروری اعلان

ایسے احمدی احباب جن کے فرزند یا عزیز انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کو ہدایت فرمائیں کہ وہ فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر زعیم حلقہ سے رابطہ قائم کریں اور اپنے کوائف سے آگاہ کریں۔

پتہ۔ مکرم ملک اقتدار حسین صاحب زعیم حلقہ انجینئرنگ یونیورسٹی
۱۱۳۔ طارق ہال۔ انجینئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور

نیز ایسے عزیزوں کے پتہ جات بھی مندرجہ بالا پتہ پر ارسال فرمائیں۔ خاکسار توقع کرتا ہے کہ آپ حضرات فوری طور پر اس پر عمل فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(مہتمم تجنید۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی چھوٹی بچی کو [illegible] کے قریب کی نلی اور گلے کی تکلیف ہو گئی جو اب تشویشناک صورت اختیار کر گئی [illegible] ساتھ ہی شدید بخار اور بدن میں اکڑاؤ پیدا ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے [illegible] کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (آمین)

فتح محمد خان ضلعدار کالونیز سرگودھا
حال ربوہ

دانت نکلوا کر بھی آرام نہیں آیا؟
کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے:
پائیوریا کا سبب اینٹی پائیوریا سے اور کیریز کی وجہ اینٹی کیریز سے دور ہو جاتی ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گول بازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶ — ۶۰۷

سب سے اعلیٰ، مزیدار اور ذائقہ بخش ہے
تریاق سلیمانی
تبخیر معدہ۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ ضعف معدہ [illegible] قے اور اسہال میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں
المنار دواخانہ ربوہ

اولاد = زندگی کا شیریں پھل
سٹرلٹی کیور (STERILITY CURE) کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ بہت سی بے اولاد بہنوں کی گود ہری ہو چکی ہے۔ قیمت مکمل کورس -/20 V.P. 21/75
کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۷ - ۶۰۶

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حب مفید اٹھرا
چھ صد گولیاں ۲۰ روپے
ناصر دواخانہ ربوہ * گول کچہری بازار لائل پور
فون ۵۳۲
ٹیلیفون ۲۰۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

نئی رُوح اور نئی زندگی سے ہمکنار کرنے والا

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

نو ۔ دس ۔ گیارہ

نبوت ۱۳۵۲ ہش

نومبر ۱۹۷۳ء

کو

دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور اسکی عظیم رُوحانی برکات سے مُستفیض ہو کر ایک نئی رُوح اور نئی زِندگی سے ہمکنار ہوں

مرزا مُبارک احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ